© rasailojaraid.com



سیدنا معاویہؓ کا انتقال ہوا تھا۔ یہودیوں کے ایجنٹ سبائیوں نے ایک صحابیٔ رسول کے انتقال کی خوشی میں یہ رسمِ بد ایجاد کی اور اسے مذہبی تقدس کا روپ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ اس رسمِ بد کو اپنے گھروں سے نکالو اور صحابہ کرام کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ حضرت پیر جی نے سوا دو گھنٹے بیان فرمایا

۱۴ دسمبر کو خانواہ میں بعد نماز ظہر خطاب فرمایا اور مسلمانوں کو اپنے عقائد درست کرنے، دین پر استقامت اختیار کرنے اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کی اتباع کرنے کی تلقین فرمائی۔

۱۵ دسمبر کو جامع مسجد ختمِ نبوت شہزاد کالونی صادق آباد میں جناب سید محمد کفیل بخاری نے اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔ اور اس دن کی مناسبت سے سیدنا معاویہؓ کی سیرت بیان کی۔ مجموعی طور پر ضلع رحیم یار خان کے سالانہ اجتماعاتِ احرار بے حد کامیاب رہے۔ حضرت پیر جی مدظلہ اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی کے بیانات اور نجی گفتگو سے بہت سے احباب قریب آئے اور مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے۔

## حُسنِ انتخاب

(بشکریہ روزنامہ جنگ، کراچی، ۵ دسمبر ۱۹۹۵ء)

# آئینہ ایسا دوں کہ تماشا کہیں جسے!

۷۸۶

## ۴۷واں سالانہ جشنِ مرتضویؑ

بدھ ۶ دسمبر ۱۹۹۵ء بوقت پونے آٹھ بجے شب

بمقام: نشتر پارک کراچی

صدارت: محترم جناب ایس، ایم، ظفر (لاہور)

مہمانِ خصوصی: مولانا محمد بنوری الحسینی (وائس چانسلر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن گرومندر)

مقررین

مولانا محمد عباس کمیلی صاحب

مولانا اصغر درس صاحب

مولانا علی کرار نقوی صاحب

مہمان مقرر:

جناب رضا علی عابدی (بی بی سی۔ لندن)

شعرائے کرام

جناب محمد باقر نقوی (لندن)

جناب عروج بجنوری

جناب طارق سبزواری (حمد و منقبت)

جناب تنویر حسنین (ترانہ)

جناب اعجاز جعفری

خصوصی خطاب:۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب

منجانب:۔ یوم علی کمیٹی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


(قسط دوم)

# مولانا ابو ریحان عبد الغفور، بنام ماسٹر محمد امین

حالانکہ یہ نتیجہ آپ کا بالکل غلط ہے۔ آپ مناظر ہیں آپ کا تو صبح و شام کا مشغلہ ہی دعاوی و دلائل میں مطابقتیں تلاش کرنا اور مدمقابل سے ان کے مطالبے کرنا ہے۔ یہاں آپ نے خود ہی اس چیز کو نظر انداز کر دیا۔ یزید نے آپ کے ہی بقول خاص بحری اور خاص رومی کافروں کیساتھ جہاد کیلئے مسلمانوں کو بالکل ہی نہ بھیجنے کا نہیں کہا تھا۔ بلکہ صرف موسم سرما میں نہ بھیجنے کا کہا تھا۔ جس البدایہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"وان معاوية كان يشتيكم بارض الروم و لست مشتياً احداً بارض الروم۔"

اگر آپ غصہ نہ کریں تو ایک بات اور کہدوں کہ حوالوں میں اس قسم کی غلطی آپ کے پیرو مرشد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی زبان میں "علمی خیانت، بددیانتی اور تلبیس" ہے۔

اس کے علاوہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اپنے پورے دور خلافت میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع شروع میں بحری جہاد کی اجازت نہ دی تھی اور جب حضرت معاویہؓ کے اصرار پر اجازت دی بھی تو یہ شرط لگا دی کہ "بحری جنگ میں شرکت کیلئے کسی کو مجبور نہ کیا جائے الخ" (تاریخ اسلام از ندوی ص ۲۹۳/ج ۱) تو کیا اس کو بھی جہاد سے بالکلیہ روکنا اور منع کرنا اور جہاد بالکلیہ بند کرنا کہا جائیگا۔؟

جس تاریخ کے انکار کو آپ حدیث کا انکار اور منکرین حدیث کی گھری سازش کہتے ہیں (مکتوب صفدر بنام ضیاء الرحمان صدیقی ص ۲) اسی تاریخ میں یزید کے بارے میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہؓ نے اس سے امتحاناً پوچھا کہ: اگر تمہیں حکومت ملے تو کیسے چلاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ "کنت واللہ یا ابة عاملاً فیھم عمل عمر بن الخطاب" (اے ابا جان! بخدا میں عمر بن الخطاب کا سا طرز اپناؤنگا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: سبحان اللہ۔ بیٹا! میں تو عثمانؓ بن عفان کا طریق بھی نہ اپنا سکا، تو عمرؓ کی چال کیسے چل لے گا؟" (البدایۃ ص ۲۲۹/ج ۸) آپ مناظر ہیں آپ سے کوئی اگر اسی حوالہ سے یہ کہہ دے کہ یزید نے بحری جہاد موقوف کرنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی کی تھی۔ تو فرمائیے آپ کے پاس اس کا کوئی معقول جواب کیا ہوگا؟

پھر آپ کا یہ کہنا بھی کچھ واقع کے مطابق نہیں کہ "اب کافروں سے جہاد بند کر دیا گیا۔" کیونکہ اس کے دور میں ترکستان اور افریقہ میں فتوحات و جہاد کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ (تاریخ اسلام از ندوی ص ۶۱ تا ۶۴/ج ۲) اور اگر آپ کی بات ہی مان لی جائے کہ اس نے کافروں سے جہاد بند کر دیا تھا تو پھر آپ سے کوئی یہ بھی تو پوچھ سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں کافروں سے کتنی بار جہاد ہوا؟ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دور میں کتنی فتوحات ہوئیں؟ پانچ چھ سو سالہ عباسی دور میں کافروں سے کتنے جہاد ہوئے؟ بنو عباس تو بنو امیہ کی فتوحات ہی چھ سو سال تک سنبھالتے رہے اور وہ بھی نہ سنبھال سکے، مزید فتوحات انہوں نے کیا خاک کرنی تھیں؟ تو کیا آپ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سب کو کافروں سے جہاد بند کرنے والا فرما دیں گے؟ یہاں بھی اگر کوئی آپ سے پوچھ لے کہ اگر یزید نے بقول آپ کے کافروں سے جہاد بالکل ہی بند کر دیا تھا تو اس نے اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی اتباع کیا تھا، تو فرمائیے آپ اس کی تسلی کیسے کرا سکیں گے؟ سوائے اس کے کہ اس پر یزیدیت یا خارجیت و ناصبیت کا فتویٰ لگا دیں؟

۲۔ آپ نے یزید کا وہ پہلا خط نقل کیا ہے جو اس نے بادشاہ بنتے ہی گورنر مدینہ کو لکھا تھا اور پھر اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "فوری طور حسینؓ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر کو گرفتار کر لو اور گرفتار کر کے شدید سختی کرو، ذرہ بھر رعایت نہ کرو جب تک بیعت نہ کر لیں۔"

اور پھر اس سے استدلال آپ نے یوں کیا ہے کہ

"کتنے ظلم کی بات ہے کہ یزید نے کافروں سے جہاد ختم کر دیا، اس کے چار سالہ بادشاہی کے دور میں اس کی فوج کے ہاتھوں کسی کافر کی نکسیر تک نہ پھوٹی مگر اہلبیت رسول کو خاک و خون میں تڑپایا گیا، اہل مدینہ پر حملہ کیا اور تین دن تک حرم مدینہ کو لوٹ مار اور قتل و غارت کیلئے حلال قرار دیا گیا۔ حرم مکہ بھی اس کے حملہ سے محفوظ نہ رہا۔ اس کی بادشاہی میں یہودی اور ہر قسم کے کافر بھی بستے تھے مگر پورے چار سالہ دور میں کسی ایک کافر کی گرفتاری کا اتنا سخت آرڈر نہیں دیا گیا جس قدر سخت آرڈر نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول کی گرفتاری کا دیا گیا۔ اس کی پوری بادشاہی میں کافروں کو امن تھا مگر نوجوانانِ جنت کے سردار کے لئے کوئی امن نہیں تھا۔" (الخیر ص ۲۴)

آپ کا یہ طویل اقتباس میں نے صرف یہ دکھانے کیلئے نقل کیا ہے کہ یہاں آ کر آپ اپنے محققانہ و مناظرانہ بلند مقام سے کسقدر نیچے اتر کر عام سنی واعظوں اور رافضی ذاکروں کی سطح تک پہنچے ہیں۔ آپ ہی خدا لگتی فرما دیں کہ کیا امام باڑوں کی مجالس عزاء میں شیعہ ذاکروں کا لب و لہجہ اور انداز بیان کچھ بھی اس سے مختلف ہوا کرتا ہے؟ اچھا ہوتا اگر آپ اپنے محققانہ بلند مقام کی لاج رکھتے اور اس سے اتنا نیچے نہ اتر آتے۔ اب تو آپ نے یہ ذاکرانہ لب و لہجہ اپنا کر اپنے مدمقابل کیلئے راستہ کھول دیا ہے۔ اب تو وہ بھی اسی لب و لہجہ میں آپ کو یوں جواب دے سکتا ہے کہ "یزید نے یہ جو کچھ بھی کیا تھا حضرت حسینؓ کے ابا محترم جناب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ہی پیروی میں کیا تھا۔۔۔ انہوں نے بھی کافروں سے جہاد ختم کر دیا تھا۔ ان کے ساڑھے چار سالہ دور خلافت میں بھی کسی کافر کی نکسیر تک نہ پھوٹی تھی مگر ہزاروں اصحابؓ رسول اور تابعین عظام کو خاک و خون میں تڑپایا گیا۔ زوجہؓ رسول کی بے حرمتی کی گئی، ان کے دور خلافت میں بھی یہودی اور ہر قسم کے کافر بستے تھے مگر پورے ساڑھے چار سالہ خلافت میں کسی ایک کافر کے خلاف بھی اتنا سخت اقدام نہیں کیا گیا جسقدر سخت اقدام زوجۂ رسولؓ اور حضرات طلحہؓ و زبیرؓ جیسے بشر بالجنۃ اصحاب رسول و دیگر اصحاب جمل و صفین کے خلاف کیا گیا۔ ان کی بھی پوری خلافت میں کافروں کو امن تھا، اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو تو نہ صرف امن تھا بلکہ گورنری اور سپہ سالاری جیسے عہدوں تک سے نوازا جا رہا تھا مگر اصحاب رسول اور زوجہ رسول کیلئے کوئی امن نہیں تھا۔"

بلکہ اب تو آپ کا مدمقابل اس سے ترقی کر کے یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیعت کیلئے جو پالیسی اپنائی تھی وہ یزید کی اس سلسلے کی پالیسی سے کہیں زیادہ سخت تھی۔ وہ اس طرح کہ اگر موٹی سی تقسیم کیجائے تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


عالم اسلام کی صرف ایک چوتھائی نے ہی حضرت علیؓ کی بیعت کی تھی، اصحابؓ جمل، اصحابؓ صفین اور غیر جانبدار حضراتؓ کی تین چوتھائیوں نے ابھی بیعت نہ کی تھی پھر بھی انہوں نے غیر مبائعین صحابہؓ و تابعین سے تلوار کی نوک پڑ بیعت لینا اپنا شرعی حق سمجھا جس میں تاریخ ہی کے اعداد و شمار کے مطابق اسی ہزار صحابہؓ و تابعین کام آئے (البدایہ ص۲۴۵، ۲۷۵/ج۷) جبکہ اس کے مقابلہ میں یزید کی بیعت، تاریخ ہی کی تصریح کے مطابق سوائے پانچ حضراتؓ کے سارا عالم اسلام کرچکا تھا۔

فبایع لہ الناس فی سائرالا قالیم الاعبدالرحمٰن الخ۔" ---- "فاتسقت البیعۃ لیزید فی سائرالبلاد و وفدت الوفود من سائر الاقالیم الی یزید الخ۔" (البدایۃ ص۷۹، ۸۰/ ج۸)۔

آپ کے پیرو مرشد بھی یزید کی ولی عہدی سے اختلاف کرنے والے ان پانچ حضراتؓ کے سوا مزید کوئی چھٹا نام پیش نہیں کرسکے۔ (خارجی فتنہ ص۲۱۹/ج۲) جبکہ بعد میں ان پانچ حضراتؓ میں سے بھی صرف دو ہی اپنے اختلاف پر قائم رہے تھے باقی دو نے بیعت کرلی تھی ایک جنت کو سدھار گئے تھے۔ (البدایۃ ص۱۵۱/ج۸) ایسی صورت میں تو یزید کو ان دو حضرات سے بیعت کا مطالبہ کرنے اور اس کے لئے حضرت علیؓ کی ہی متابعت میں انھی جیسی کاروائی کرنے کا حق بطریقِ اولیٰ پہنچتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی یزیدی کاروائی کے نتیجہ میں بہتر کربلا میں، اور آپ ہی کی نقل کے مطابق دس ہزار سات سو، حرہ میں یعنی کل دس ہزار سات سو بہتر حضرات کام آئے۔ اتنے ہی اگر یزیدی فوج کے بھی لگا لیجیے تو کل تقریباً بائیس ہزار ہوتے ہیں۔ تو کہاں اسی ہزار اور کہاں بائیس ہزار؟ اور وہ بھی اس فرق کے ساتھ کہ وہاں عالم اسلام کی صرف ایک چوتھائی بیعت کرتی ہے اور یہاں صرف پانچ حضرات اختلاف کرتے ہیں۔ ہر آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ بیعت لینے کے لئے زیادہ سخت کاروائی کس کی بنتی ہے؟ اس لئے یزید کی ایسی تیسی کرتے وقت صرف حضرت حسینؓ اور یزید کے تقابل کو ہی نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ دائیں بائیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اس سے کوئی صحابیٔ رسول یا کوئی خلیفہ راشد بھی تو کہیں زیرِ بحث نہیں آجاتا؟

۳.... آپ نے ابنِ خلدون کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"لمّا حدث فی یزید ما حدث من الفسق اختلفت الصحابۃ حینئذ فی شانہ۔"

یعنی "جب یزید میں فسق و فجور ظاہر ہوا اس وقت صحابہ میں اس کے بارے میں اختلافِ رائے ہوا۔" (الخیر ص۲۲)

لیکن یہاں آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یزید میں یہ فسق و فجور کب ظاہر ہوا تھا اور صحابہؓ میں اس کے بارے میں اختلاف رائے کب سے ہوا تھا؟ اس کی ولی عہدی کے دور اور حضرت معاویہؓ کی زندگی میں ہی یا بعد کے کسی زمانہ میں؟ اگر دورِ ولی عہدی اور حیاتِ حضرت معاویہؓ میں ہی ہوا تھا تو پھر سوال یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ اور ان کے ہمنوا دیگر صحابہؓ و تابعینؒ کو بھی اس کے ان فسوق و فجور کا علم تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو دمشق سے سینکڑوں میل دور بیٹھے ہوئے اہلِ مدینہ کو ان کا علم کیسے ہوگیا؟ اور اگر ان کو بھی علم تھا تو پھر انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے باختیار خود ایسے فاسق و فاجر اور زانی و شرابی، کتے، چیتے، بندر اور رنڈی باز کو خلیفہ نامزد کیوں کیا یا اس کی نامزدگی برقرار کیوں رکھی؟ جبکہ باختیار خود کسی عام درجے کے فاسق و فاجر کو بھی خلیفہ بنانا مسلمانوں کیلئے گناہ ہے۔ (ازالۃ الخلفاء مترجم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ص ۲۳(ج ا) چہ جائیکہ شراب نوشیوں، ماؤں، بہنوں، اور بیٹیوں تک سے زنا کاریوں اور رنڈی بازیوں کے درجے کے فاسق و فاجر کو؟

اور اگر اس کا فسق و فجور، دورِ ولی عہدی اور حیاتِ حضرت معاویہؓ کے بعد کسی دور میں ظاہر ہوا تھا تو پھر سوال یہ ہے کہ حضرت حسینؓ اور ان کے ہمنوا صحابہؓ نے روزِ اول سے ہی اس کی ولی عہدی پر اختلاف کس بنیاد پر کیا تھا؟ نیز حضرت معاویہؓ کی وفات سے متصل ہی تو حضرت حسینؓ اور اہلِ مدینہ نے یزید کے خلاف خروج کے لئے پر تولنا شروع کر دیئے تھے اگر یہ سب اہتمام اس کے فسق و فجور اور شراب نوشیوں اور زنا کاریوں کی وجہ سے تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ راتوں رات ہی مہا پاپی، فاسق و فاجر اور زانی و شرابی بن گیا تھا۔ جبکہ زمانۂ خیر القرون میں کسی کا راتوں رات ایسا فاسق و فاجر اور زانی و شرابی وغیرہ وغیرہ بن جانا نہایت ہی حیران کن اور حد درجہ بعید از عادت ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ وہ فاسق و فاجر اور زانی و شرابی وغیرہ وغیرہ تو پہلے سے تھا لیکن ظاہر اب کیا تھا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے سالوں اس نے اپنے جن پاپوں، شراب نوشیوں اور زنا کاریوں کو اتنی ہوشیاری سے چھپائے رکھا تھا کہ ایک ہی حویلی یا کم از کم ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے حضرت معاویہؓ جیسے چوکنے، ہوشیار، اور مدبر اپنے باپ کو بھی ان کا پتہ نہ لگنے دیا تھا اب یکایک اس کو اپنے یہ پاپ ظاہر کرنے کی آخر ایسی کونسی ضرورت اور مجبوری پیش آ گئی تھی کہ وہ ایک رات بھی مزید ان کو چھپا کے نہ رکھ سکا؟

جب تک ان سوالات و اشکالات کا کوئی معقول و مستند حل آپ پیش نہیں کر دیتے اس وقت تک ابنِ خلدون کی اس عبارت کا سہارا لینا محض طفل تسلی ہے۔

۴..... صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جو جماعت آپ کے ہی بقول، یزید کے خلاف خروج کی منکر تھی اس کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ وہ اس کی منکر اس لئے نہ تھی کہ

"ان کو یزید کے فاسق ہونے میں شک تھا (بلکہ) اس لئے کہ اس سے فتنہ اٹھے گا اور قتل و قتال ہوگا، پھر حالات بھی ایسے نہیں کہ یہ دعوت پوری ہو الخ" (الخیر ص ۲۲)

لیکن یہ تو آپ کا صرف ایک دعویٰ ہے کہ "صحابہؓ کی اس جماعت کو یزید کے فاسق ہونے میں شک نہ تھا۔" اس کی آپ نے کوئی دلیل نہیں دی۔ حالانکہ ضابطے کی دلیل تو یہاں یہ تھی کہ آپ، خود ان صحابہؓ سے ہی یہ تصریح نقل کرتے کہ "ہمیں یزید کے فاسق ہونے میں شک نہیں، ہم اس کی بیعت پر قائم اور اس کے خلاف خروج کے منکر اس لئے نہیں کہ ہم اس کو خلافت کا اہل اور غیر فاسق جانتے مانتے ہیں بلکہ محض اس لئے ہیں کہ اس سے فتنہ اٹھے گا اور قتل و قتال ہوگا۔" کیونکہ یزید کی بیعت انہوں نے کی تھی، وہی اس پر قائم بھی رہے تھے، انہوں نے ہی اس کے خلاف خروج سے خود بھی انکار کیا اور دوسروں کو بھی نہ صرف یہ کہ سختی کے ساتھ اس سے منع کیا تھا بلکہ اطاعت امام اور لزومِ جماعت کی دعوت بھی دی تھی۔ لہذا اپنے اس قول و عمل کی اصلیت بھی وہ خود ہی بیان کر سکتے تھے کوئی اور نہیں بیان کر سکتا تھا ورنہ تو اس کی مثال تو ایسے ہوگی جیسے آج کل کے مبتدعین، آنحضرت ﷺ کے بارے میں کہا کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اوپر اوپر سے بشر تھے اندر سے نور تھے۔ یا جیسے روافض کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اوپر اوپر سے خلفاءؓ ثلاثہ کی بیعت کی تھی اندر سے وہ ان کو غاصب اور ظالم ہی سمجھتے تھے۔ تو کیا آپ بھی یہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



فرمانا چاہتے ہیں کہ صحابہؓ نے جو یزید کو خلیفہ بنایا اور منایا تھا۔ اس کی بیعت و اطاعت کی تھی۔ اس کے خلاف خروج نہ کیا تھا۔ دوسروں کو بھی اس سے منع کیا اور اطاعتِ امام و لزومِ جماعت کی دعوت دی تھی تو یہ سب کچھ انہوں نے محض اوپر اوپر سے کیا تھا اور نہ اندر سے وہ اس کو فاسق و فاجر اور زانی و شرابی ہی جانتے مانتے تھے۔ فرمائیے! اس طرح اس میں اور روافض کی تقلید میں پھر کیا فرق رہ جائے گا۔ اپنے اندر کی وضاحت صحابہ خود ہی کر سکتے تھے کوئی اور نہ ان کے اندر کی وضاحت کر سکتا ہے اور نہ کسی کو اس کا حق ہی پہنچتا ہے۔ اس لئے اول تو آپ کو خود انہیں صحابہؓ سے یہ وضاحت نقل کرنی چاہیئے تھی لیکن آپ نے نہ تو ان صحابہؓ سے کوئی اس قسم کی تصریح نقل کی ہے اور نہ اس کے علاوہ کوئی اور ہی قابلِ اعتماد و قابلِ قبول اور مطابقِ اصول دلیل دی ہے۔ اور دعویٰ بلا دلیل کی حیثیت آپ خوب جانتے ہیں۔ ایسا دعویٰ تو کوئی دوسری طرف سے بھی کر سکتا ہے کہ "صحابہ کی اس جماعت نے خروج سے انکار اور دوسروں کو بھی منع، محض فتنے سے بچنے کے لئے نہ کیا تھا بلکہ اس لئے بھی کیا تھا کہ ان کو یزید کے غیر فاسق اور اپنے درجے میں خلافت کا اہل ہونے میں شک نہ تھا۔"

اور اس دعوے کی تائید اس جماعت صحابہؓ کے اس طرزِ عمل سے بخوبی ہوتی ہے جو انہوں نے خروج کرنے والوں اور بیعت توڑنے والوں کو اس سے منع کرنے میں اختیار کیا تھا جس کا میں شروع خط میں ذکر کر آیا ہوں۔ یعنی صحابہ کی اس جماعت کو آپ کے دعوے کے مطابق اگر یزید کے فاسق و فاجر ہونے میں شک نہ ہوتا تو وہ اس کے خلاف خروج کرنے اور اس کی بیعت توڑنے والوں کو اس سے منع کرنے میں یوں اللہ کا ڈر نہ سناتے اس کا واسطہ نہ دیتے۔ خروج کو اس طرح بلاوجہ و بلاجواز نہ بتاتے، اس پر وعیدیں نہ سناتے۔ خود ان کا ساتھ دیتے یا نہ دیتے مگر اس کو یوں غیر محمود نہ ٹھہراتے، تفرقہ بین جماعۃ المسلمین کا نام نہ دیتے، اطاعت اور لزوم جماعت کا حکم نہ کرتے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے اس قول و فعل، لب و لہجہ اور اندازِ منع کے ظاہر سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ یزید کو فاسق و فاجر اور زانی و شرابی نہ سمجھتے تھے۔ اس لحاظ سے تو آپ کا یہ دعویٰ کہ "ان کو یزید کے فاسق ہونے میں شک نہ تھا"، صرف بلا دلیل ہی نہیں رہتا بلکہ خلاف دلیل بھی ہو جاتا ہے۔

چلئے! مان لیجئے کہ صحابہ کی اس جماعت کو یزید کے فاسق ہونے میں شک نہ تھا، لیکن جب آپ خود یہ لکھ رہے ہیں کہ "حالات بھی ایسے نہیں کہ دعوت پوری ہو۔" تو فرمائیے! جب حالات ایسے نہ ہوں تو اس وقت شرعی حکم کیا ہوتا ہے؟ وہ جو صحابہؓ کی اس جماعت نے کہا تھا یا وہ جو حضرت حسینؓ اور اہل مدینہ نے کیا تھا؟ احادیثِ رسول اور اہل السنۃ کے عقائد و اصول اس سلسلہ میں کیا کہتے ہیں؟

۵..... جن صحابہ کرامؓ نے حضرت حسینؓ کو بھی عدمِ خروج کا مشورہ دیا تھا آپ نے ان کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے یہ مشورہ تو دیا تھا

"مگر یہ کہہ کر نہیں کہ یزید فاسق نہیں بلکہ یہ کہہ کر کہ جن اہلِ کوفہ پر آپ بھروسہ کر رہے ہیں وہ منافق ہیں۔" (الخیر ص ۲۲)

سوال یہ ہے کہ ان صحابہ کرامؓ نے اگر یہ نہیں کہا تھا کہ "یزید فاسق نہیں" تو کیا انہوں نے یہ کہا تھا کہ "یزید فاسق ہے؟" جب انہوں نے یہ بھی نہیں کہا تھا تو یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ وہ ضرور اس کو فاسق و فاجر ہی جانتے مانتے

© rasailojaraid.com